احتلام کے بعد غلط مسئلہ معلوم ہونے پر روزہ توڑنے کا کیا کفارہ ہے؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13321

تاریخ اجراء: 19 رمضان المبارک 1445ھ/30 مارچ 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کو روزے میں احتلام ہوا، اس نے ایک مذہبی وضع قطع والے شخص سے اس بارے میں معلوم کیا تو اُس نے کہا کہ احتلام کے سبب تمہارا روزہ ٹوٹ چکا ہے، جس پر زید نے کھا پی لیا۔ بعد میں زید کو درست مسئلے کا علم ہوا کہ احتلام سے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس صورت میں زید کے لیے اب کیا حکمِ شرع ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

واضح رہے کہ ہر مسلمان عاقل و بالغ مرد و عورت پر حسبِ حال علمِ دین حاصل کرنا فرض ہے جس میں کوتاہی کرنا، جائز نہیں۔ زید پر لازم ہے کہ فرض علوم اور خاص کر روزے کے متعلقہ ضروری مسائل سیکھنے میں اب تک جو اس نے کوتاہی کی ہے، اللہ عزوجل کی بارگاہ میں صدقِ دل سے اس گناہ سے توبہ کرے اور فی الفور فرض علوم کو حاصل کرنے میں مصروف ہو جائے تاکہ وہ آئندہ ایسی کسی شرعی غلطی سے محفوظ رہے۔ البتہ پوچھی گئی صورت میں اُس روزے کی فقط قضا کرنا زید کے ذمے پر لازم ہے۔

یاد رہے کہ جس شخص نے زید کو یہ مسئلہ بیان کیا کہ "احتلام کے سبب تمہارا روزہ ٹوٹ چکا ہے" معاذ اللہ اُس نے بالکل ہی غلط مسئلہ بیان کیا ہے، لہذا اُس شخص پر لازم ہے کہ وہ اس گناہ سے توبہ کرے اور آئندہ بغیر علم کے ہرگز کوئی شرعی مسئلہ بیان نہ کرے، کیونکہ بغیر علم کے فتویٰ دینا شریعت پر افتراء باندھنا ہے جو کہ ناجائز و حرام ہے اور قرآن و حدیث میں اس کی شدید مذمت بیان ہوئی ہے۔

بغیر علم کے فتویٰ دینا شریعت پر افتراء (تہمت) باندھنا ہے جو کہ سخت ناجائز و حرام ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ'' ترجمہ کنز الایمان: ''اور نہ کہو اسے جو تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ باندھو۔'' (القرآن الکریم: پارہ 14، سورۃ النحل، آیت 116)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: ''وایناں کہ فتوی ملعونہ ایشاں را نافذ می کنند ہمہ ہا حرام خدا را حلال می نمایند ہمچو کساں را حرام وسخت حرام ست کہ تصدی بافتا کنند در حدیث فرمود من افتی بغیر علم لعنتہ ملئکۃ السماء والارض'' (ترجمہ: **جنھوں نے بھی اس ملعون فتویٰ کو نافذ کیا، انھوں نے اللہ عزوجل کے حرام کو حلال کیا، اور حرام، سخت حرام کام کیا۔** (کنز العمال) کی حدیثِ مبارک ہے "من افتیٰ بغیر علم لعنتہ ملئکۃ السماء والارض "یعنی جس نے علم کے بغیر فتویٰ دیا اس پر زمین و آسمان کے فرشتے لعنت کرتے ہیں۔'' (فتاوی رضویہ، ج 11، ص 477، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

احتلام سے روزہ ٹوٹنے کے گمان پر کچھ کھا پی لینے سے روزے کی فقط قضا لازم ہونے سے متعلق تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے: ''احتلم أو أنزل بنظر أو ذرعه القيء (فظن أنه أفطر فأكل عمدا) للشبهة۔'' یعنی احتلام ہوا یا نظر کرنے کے سبب انزال ہوا یا قے ہوئی، ان سب صورتوں میں روزہ ٹوٹنے کا گمان ہوا جس پر روزے دار نے کچھ کھا پی لیا، تو شبہہ کی وجہ سے فقط روزے کی قضا لازم ہو گی۔

(للشبهة) کے تحت رد المحتار میں ہے: ''علة للكل ـ ـ ـ لو احتلم للتشابه في قضاء الشهوة وإن علم أن ذلك لا يفطره فعليه الكفارة۔'' یعنی یہ تمام بیان کردہ مسائل کی علت ہے۔۔۔ اگر روزے دار کو احتلام ہوا اور اس نے شہوت پوری ہونے کے شبہ پر روزہ توڑ دیا تو اُس پر روزے کی فقط قضا لازم ہو گی۔ البتہ اگر اُسے اس بات کا علم تھا کہ اُس کا روزہ نہیں ٹوٹا ہے مگر اُس نے پھر بھی کچھ کھا پی لیا تو اب اُس پر روزے کا کفارہ لازم ہو گا۔'' (رد المحتار مع الدر المختار، کتاب الصوم، ج 03، ص 431، مطبوعہ کوئٹہ، ملتقطاً)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''بھول کر کھایا یا پیا یا جماع کیا تھا یا نظر کرنے سے انزال ہوا تھا یا **احتلام ہوا** یا قے ہوئی **اور ان سب صورتوں میں یہ گمان کیا کہ روزہ جاتا رہا اب قصداً کھا لیا تو صرف قضا فرض ہے۔**'' (بہار شریعت، ج 01، ص 989، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم